بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قرآن کیا ہے......؟؟؟

بیان: حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب لمباڈا دامت برکاتہم

(استاذِ حدیث دارالعلوم بری، یوکے)

(بہ مقام: مسجدِ انوار، نشاط سوسائٹی، سورت)

(۱؍محرم الحرام ۱۴۴۱ھ مطابق ۳۱؍اگست ۲۰۱۹ء شبِ یک شبہ)

الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره ونؤمن به و نتوكل عليه و نعوذبالله من شرور انفسنا و من سيئات أعمالنا من يهد الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له و نشهد أن لا إلٰه إلا الله وحده لا شريک له ونشهد أن سيدنا و مولانا محمداً عبده ورسوله صلى الله تبارك وتعالىٰ عليه وعلى اٰله وأصحابه وبارك وسلم تسليماً كثيراً كثيراً . أما بعد!

فاعوذبالله من الشيطن الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم.

وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ الذِّكۡرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيۡهِمۡ وَلَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُوۡنَ ﴿النحل:۴۴﴾

وقال تعالیٰ: اَفَلَا يَتَدَبَّرُوۡنَ الۡقُرۡاٰنَ اَمۡ عَلٰى قُلُوۡبٍ اَقۡفَالُهَا ﴿محمد:۲۴﴾

وقال تعالیٰ: اَفَلَا يَتَدَبَّرُوۡنَ الۡقُرۡاٰنَ ؕ وَلَوۡ كَانَ مِنۡ عِنۡدِ غَيۡرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوۡا فِيۡهِ اخۡتِلَافًا كَثِيۡرًا ﴿النساء:۸۲﴾

وقال تعالیٰ: هُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَکِّیۡهِمۡ وَ یُعَلِّمُهُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَةَ ٭ وَ اِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿الجمعة:۲﴾

وقال تعالیٰ: لَا تُحَرِّکۡ بِهٖ لِسَانَکَ لِتَعۡجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَیۡنَا جَمۡعَهٗ وَ قُرۡاٰنَهٗ فَاِذَا قَرَاۡنٰهُ فَاتَّبِعۡ قُرۡاٰنَهٗ ثُمَّ اِنَّ عَلَیۡنَا بَیَانَهٗ ﴿القیٰمة:۱۶-۱۹﴾

وقال عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ: واللہ ما انزل اللہ اٰیة إلا احب أن یعلم فیم نزلت و أین نزلت وما یعنی بھا؟ صدق اللہ العظیم وصدق رسولہ النبي الکریم ونحن علیٰ ماقال ربنا وخالقنا وارزقنا من الشاھدین والشاکرین والحمد للہ رب العٰلین.

إن اللہ وملئکته یصلون علی النبي یا ایھا الذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما اللھم صل علی سیدنا محمد وعلیٰ اٰل سیدنا محمد کما صلیت علیٰ سیدنا إبراھیم علیٰ اٰل سیدنا إبراھیم إنک حمید مجید اللھم بارک علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد کما بارکت علیٰ سیدنا إبراھیم وعلیٰ اٰل سیدنا ابراھیم إنک حمید مجید.

میرے واجب الاحترام دوستو اور بزرگو! جیسے آپ حضرات حضرت سے استفادے کی غرض سے آتے ہیں، میں بھی حضرت سے استفادے کی غرض سے حاضر ہوا۔ حضرت کا حکم ہوا، یہاں بٹھا دیا گیا۔ کرسی بہت گرم ہے، دعا کرو اللہ کچھ کام کی بات کہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مرد مسلماں!:

دوستو بزرگو! قرآن کتاب ہدایت ہے، اور اس کے ذریعے ہدایت ملتی ہے، ہم پڑھیں، ہم پڑھ نہیں سکتے، ہم کو مطالعہ کی فرصت نہیں، ہمارے پاس اور بہت سے جھمیلے ہیں،

واٹس ایپ وغیرہ پر ہمارا بہت ٹائم ویسٹ ہوتا ہے۔ یہ تو اکابر ہیں، مشائخ ہیں، جو خود مطالعہ کرتے ہیں، یہاں آکر بیٹھتے ہیں، اتنی محنت کرتے ہیں لہٰذا ہمیں استفادہ کرنا چاہیے۔ اس درس میں ہمیشہ آیئے، اہتمام سے شرکت کیجیے، اور قرآن پاک کو پڑھیے۔

دیکھیے! ابھی تو مکی سورتیں چل رہی ہیں، اقرأ بسم ربك پر پہنچے ہیں۔ پچھلے ہفتے حضرت نے صرف اقرأ پر کہاں سے کہاں پہنچایا، کیا مضمون کھولا !!! پوری شریعت صرف ایک لفظ اقرأ سے ثابت کی۔ جب مدنی سورتیں شروع ہوں گی، تو اس میں فقہی مضامین آئیں گے تو آپ کو مزید لطف آئے گا۔ جب سورۂ بقرہ کھلے گی تو اس کی تشریح میں آپ دیکھتے جایئے، پڑھتے جایئے، مطالعہ کرتے جایئے، سنتے جایئے، اس میں اور مضامین آئیں گے۔

مکی اور مدنی سورتیں یاد رکھنے کا طریقہ:

یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ قرآن پاک میں ۱۱۴/سورتیں ہیں، ان میں کتنی مکی ہیں، کتنی مدنی ہیں؟ ان کو یاد رکھنے کے لیے کسی نے ایک آسان نسخہ بتایا ہے۔ سورۂ بقرہ میں ۲۸۶/آیتیں ہیں، ان میں سے ایک طرف ۲۸/کو لیں تو یہ مدنی سورتیں ہیں۔ اور دوسری طرف ۸۶/کو لیں تو یہ مکی سورتیں ہیں۔ اور ۸۶ اور ۲۸ کو جمع کر لیں تو ۱۱۴/بن جاتی ہیں۔ تو یاد رکھنے کے لیے یہ آسان ہے کہ ۲۸/سورتیں مدنی ہیں، اور ۸۶/سورتیں مکی ہیں۔ مکہ مکرمہ میں چھوٹی چھوٹی سورتیں اترتی تھیں، ان میں زیادہ تر عقائد وغیرہ بیان ہوتے تھے، اور مدینہ منورہ میں زیادہ تر مسائل، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج کی تفصیلات نازل ہوئی ہیں۔ اس لیے دونوں میں تھوڑا سا فرق ہے۔

خرقِ اجماع کیوں......؟؟؟:

پھر قرآن پاک جمع کیا گیا، ترتیب دی گئی۔آج کل کچھ لوگوں کو جدت پسندی کا شوق ہوا ہے تو وہ ترتیب نزولی کی باتیں کرتے ہیں۔اور پتہ نہیں کہاں سے کہاں جاتے ہیں کہ اس کو ترتیب نزولی پر لایا جائے۔ارے بھائی! جس چیز پر اجماع امت ہو گیا ہو، تو خرقِ اجماع کیوں کرتے ہو؟ یہ تو گمراہی ہے، لوگوں کو گمراہ کرنے کی باتیں ہیں۔

ایک مستشرق کا واقعہ:

حضرت! آپ کی برکت سے ایک بات یاد آ گئی، یہ بات ہمارے یہاں بہت پہلے ایک مستشرق نے کہی تھی، نام اس وقت ذہن سے نکل رہا ہے، اس نے کہا کہ عثمان نے قرآن کو اس طرح ترتیب دے دی، یہ غلط کیا، قرآن جس طرح اترا تھا اس طرح مرتب ہونا چاہیے، پھر اس نے اس کا انگلش میں ترتیب نزولی کے اعتبار سے ترجمہ (Translation) کیا۔پھر اس نے ایک قدم آگے بڑھایا، اس نے نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ پر اٹیک کیا، اس نے کہا کہ دیکھو! یہ ۸۶ مکی سورتیں ہیں، ان میں محمد بہت اچھے آدمی نظر آتے ہیں، بہت صوفی ہیں، معاف کردو، درگذر کردو، نرمی سے رہو، ہاتھ مت اٹھاؤ، کچھ کرو نہیں؛ لیکن جیسے ہی محمد صاحب ہجرت کر کے مدینہ پہنچے ہیں تو ایک دم چینج ہو گئے اور دوسرے آدمی بن گئے، اور حملہ آور ہو گئے، مار دھاڑ شروع کر دی۔اس لیے کہ مدنی سورتوں میں قتال کا حکم ہے، جہاد فی سبیل اللہ کا حکم ہے۔تو اس نے کہا کہ محمد پہلے تو اچھے تھے، بعد میں بہت بگڑ گئے۔یہ اس نے ترتیب نزولی والی بات سے ایک قدم آگے بڑھا کر حضور کی سیرت پر اٹیک کیا۔تو خدا نخواستہ کہیں یہ بھی اس طرف نہ چلا جائے۔اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے، کلام پاک کی

حفاظت فرمائے۔

بہترین ترجمہ؛انگریزی میں:

ویسے ہمارے یہاں اچھے لوگ بھی گزرے ہیں جنہوں نے قرآن شریف کا انگلش میں اچھا ترجمہ بھی کیا۔سر مارمیڈیو پک تھول (Marmaduke Pickthall) انہوں نے سب سے پہلے قرآن کا انگلش میں ترجمہ کیا ہے، بہت اچھا ترجمہ ہے، پرانی انگلش میں ہے۔ یہ برٹین کی طرف سے مصر (egypt) میں ایمبیسیڈر رہتے تھے، وہاں ایمبیسی میں چوں کہ یہ مبین تھے، انہوں نے وہاں عربی سیکھی، عربی میں باتیں کرتے تھے۔ پھر انہوں نے قرآن کی اسٹڈی شروع کی، تو قرآن نے ان کو حقانیت بتلائی۔قرآن تو اپنا راستہ دلوں میں خود کر لیتا ہے، پیوست ہو جاتا ہے، بس! قلبِ سلیم ہونا چاہیے۔

......گھٹنے ٹیک دیے:

حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کا ملفوظ مشہور ہے کہ قرآن کا درس دو، کیوں کہ قرآن کی مثال ایسی ہے جیسے بہتا ہوا پانی، بہتے ہوئے پانی کے لیے راستہ بنانا نہیں پڑتا، وہ خود اپنا راستہ کر لیتا ہے، اسی طرح قرآن بھی خود بہ خود دلوں میں اپنا راستہ کر لے گا۔اس کے درس کو عام کرو۔تو انہوں (محمد پک تھول) نے بھی قرآن پڑھنا شروع کیا، قرآن نے ان کو کھینچ لیا، اور انہوں نے قرآن کے سامنے ہتھیار ڈال دیے، گھٹنے ٹیک دیے، کلمہ پڑھ لیا، مسلمان ہو گئے۔اور انہوں نے اپنا نام ’’مارمیڈیو‘‘ سے ’’محمد‘‘ رکھ لیا۔سچے مسلمان بنے۔ پھر ان کو ان کے عہدے سے الگ بھی کر دیا، استعفیٰ دے دینا پڑا، تو انہوں نے کہا کہ مجھے یہ منظور ہے؛ لیکن دین اسلام چھوڑنا مجھے منظور نہیں۔ پھر انہوں نے قرآن پاک کا بڑا اچھا، سلیس ترجمہ کیا

پرانی اور ہائی انگلش میں، ہماری تو ہوا میں اڑ جاتی ہے اتنی ٹاپ لیول کی انگلش ہے، ہم تو سادی انگلش والے ہیں۔

......تو عربی سیکھنا پڑے گا:

انہوں نے اس کے مقدمے میں لکھا کہ قرآن، قرآن ہے، اگر قرآن کی کشش اور اس میں جو جاذبیت ہے، اس کی تاثیر ہے کہ قرآن کبھی رلا دیتا ہے، کبھی ہنسا دیتا ہے، کبھی خوش کر دیتا ہے، کبھی کوئی اور کیفیت طاری کرتا ہے، اگر اس کیفیت کا حصول چاہتے ہو تو عربی سیکھنا پڑے گا۔ کیوں کہ قرآن کا کسی دوسری زبان میں ترجمہ تو کر سکتے ہیں؛ لیکن اس تاثیر کو دوسری زبان میں نہیں لے جا سکتے۔ تو یہ میری ایک چھوٹی سی کاوش ہے کہ قرآن کیا کہنا چاہتا ہے، وہ آپ کو سمجھانے کی کوشش کروں، ورنہ قرآن کی اصل تاثیر تو عربی سے تعلق رکھتی ہے، تب قرآن میں کس قدر جاذبیت و کشش اور تاثیر ہے وہ سمجھ میں آئے گی۔

جب ہمیں قرآن ملا:

ایک اور انگریز مسلمان ہوئے، انہوں نے کہا: [you can never realise the power of quraan....] قرآن کے پاور کا آپ اندازہ نہیں لگا سکتے، الّا یہ کہ تم قرآن سے پہلے محروم ہو اور بعد میں تم کو ملے، جیسے ہم لوگ (یعنی وہ انگریز کہہ رہا ہے) کہ ہم لوگوں کے پاس قرآن نہیں تھا؛ لیکن جب ہمیں قرآن ملا اور پڑھنا شروع کیا تب ہمیں پتہ چلا کہ قرآن کتنا پاورفل ہے؟ یہ نیو مسلم لکھ رہے ہیں۔

میں کہاں کہاں نہ پہنچا......:

ایک اور لیڈی نیو مسلم ڈاکٹر بیان کرتی ہیں کہ مجھے ریلیجین (مذاہب) اسٹڈی کرنے

کا شوق تھا، میں کیتھولک تھی، کیتھولک، مذہب میں بڑے پکے ہوتے ہیں، چرچ میں برابر جاتے ہیں، پابندی سے سب عمل بھی کرتے ہیں، وہ کہتی ہیں کہ مجھے بائبل میں بہت اشکال ہوتے تھے کہ ٹرینیٹی کیا ہے؟ فادھر،سن، گوڈ (Father,Son,God) یہ تین مل کر ایک اور ایک ہوکر تین، یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ تینوں مل کر ایک ہو؟ میں پادری سے پوچھتی تھی: یہ سمجھاؤ کہ یہ کیا ہے؟ وہ کہتا کہ ہر بات سمجھنے کی نہیں ہوتی، بعض باتیں ایسے ہی گزار دینے کی ہوتی ہیں۔ وہ سمجھا ہی نہیں سکتا تھا، اور میں کہتی تھی کہ مجھے سمجھنا ضروری ہے۔ بہت مرتبہ پوچھا،مگر وہ مجھے سمجھا ہی نہ سکا۔تو میں تنگ ہوگئی،اور میں نے چرچ جانا چھوڑ دیا۔

میں نے سوچا کہ دوسرے مذاہب کو اسٹڈی کرتی ہوں، تو میں نے جوئیٹرم (یہودیت) کواسٹڈی کیا، بدھ مذہب کواسٹڈی کیا، دوسرے مذاہب کوبھی اسٹڈی کیا، بالآخر میں اسلام پر پہنچی، مجھے کہیں سے قرآن مل گیا۔ جب میں نے قرآن کو پڑھا تو اوہ ہو!! بس! اس کی میں بات نہیں کرسکتی۔ وہ عورت لکھتی ہے کہ اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی بہت بڑا اہال ہو، اس میں چھوٹے چھوٹے کمرے ہوں، اس بلڈنگ میں آپ جائیں تو آپ کو کچھ ٹمٹماتی روشنی نظر آرہی ہے، کچھ انٹرسٹنگ چیزیں نظر آرہی ہیں، دوسرے میں جائیں تو اس میں تھوڑا بہت، تیسرے میں جائیں تو اس میں تھوڑا بہت، پھر چوتھا ایک بہت بڑے ہال کا دروازہ کھولیں، تو اس میں اتنی روشنی، اجالا اور لائٹ ہے کہ آپ کو اندر داخل ہوکر پنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دینا پڑتا ہے،اس کی روشنی سے آپ کی آنکھیں چندھیا جاتی ہیں، پھر آپ دھیرے دھیرے انگلیوں کے بیچ میں سے دیکھنا شروع کرتے ہیں تب جا کر رفتہ رفتہ آپ وہ روشنی برداشت کرسکتے ہیں۔تو یہ ہال قرآن کا ہال ہے، یہ نور قرآن کا نور ہے۔اس قرآن میں اتنا نور ہے، اتنا نور ہے، اتنا نور ہے کہ ہم لوگ جو غیر مسلم تھے، جن کے قلب پر ظلمت تھی،

اندھیرا چھایا ہوا تھا جب وہ قرآن ہم کو ملا تو پہلے ہم اس کو برداشت نہیں کر پائے، پھر آہستہ آہستہ پڑھنا شروع کیا، اور بتدریج وہ انوارات ہمارے اندر منتقل (Transfer) ہوئے۔

مکہ کی دھمال، مدینہ کا جمال:

یہی عورت جب حج کرنے کے لیے گئی، تو کہتی ہیں کہ ہم لوگ پہلے مدینہ شریف گئے، تو میں روزانہ صلوٰۃ وسلام کے لیے صبح وشام دونوں وقت سب سے پہلے جا کر روضے کے پاس بیٹھ جاتی، مجھے وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود محسوس ہوتا تھا، کہ ان کے قلب سے کوئی چیز نکل رہی ہے اور میرے اندر آرہی ہے، جب تک وقت ختم نہ ہوتا میں وہاں بیٹھی رہتی تھی، یہ ایک نیو مسلمہ کی کیفیت ہے۔ مدینہ شریف میں تو بڑا جمال تھا، کچھ اور بات تھی۔ جب مکہ شریف میں آئی تو طواف ہے، دھکا مکی ہے؛ یہاں ایک دوسری کیفیت ہے۔ وہ نیو مسلم اپنی روئداد میں وہی بات لکھتی ہیں، جو ہمارے اکابر کہتے ہیں۔ اللہ پاک ان لوگوں پر بھی اس بات کو کھولتے ہیں۔

فیصلہ کن کلام:

تو قرآن شریف تو قرآن شریف ہے۔ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل فرمایا: هو الفصل ليس بالهزل (قرآن دوٹوک فیصلہ کن کلام ہے، اس میں کوئی مذاق کی باتیں نہیں ہیں) ادھر ادھر کی باتیں نہیں ہیں، اس میں حق باتیں ہیں۔ من تركه من جبار قصمه الله ومن ابتغى الهدىٰ في غيره اضله الله هو الذي لا تنقضي عجائبه ولا يشبع منه العلماء وهو الذي لم ينته الجن اذ سمعته أن قالت إنا سمعنا قرأنا عجباً يهدي إلى الرشد فامنا به ولن نشرك بربنا أحداً، من قام به صدق ومن حكم به عدل

ومن دعی إلیه هدی إلی صراط مستقیم ۔قرآن تو ایسا کلام ہے کہ اس کے عجائب ختم نہیں ہوتے ،آپ جتنا مطالعہ کریں گے آپ کے سامنے اس کے عجائبات اور کھلیں گے۔

علما قرآن سے سیر نہیں ہوتے:

اسی کو حضرت علیؓ کی حدیث میں فرمایا:او فھم اعطیہ رجل مسلم (قرآن میں کوئی فہم رجلِ مسلم کو دیا جائے تو اس میں سے وہ کوئی بات ،کوئی نکتہ نکالے وہ الگ چیز ہے) قیامت تک اس کے عجائبات کھلتے ہی جائیں گے۔اور یہ کس پر کھلیں گے؟ اللہ والوں کے قلوب پر، جو تقویٰ سے زندگی گزارتے ہوں ،جن کو علم لدنی حاصل ہو، اللہ ان پر اس کے عجائبات کھولتے ہی چلے جائیں گے،کھولتے ہی چلے جائیں گے۔اسی لیے فرمایا: لا تشبع منہ العلماء (علما قرآن سے سیر نہیں ہوتے)شکم سیری نہیں ہوتی ،اور پڑھو، اور پڑھو، جو نئی تفسیر آئے اس کو دیکھنے کو جی چاہتا ہے کہ لاؤ! اس کا مطالعہ کریں ،شاید اس میں کوئی نئی بات مل جائے۔جنات آئے ،قرآن سن لیا تو اس کے سامنے ایک دم گر گئے ،بچھ گئے ، کہنے لگے: ہائے ہائے ! عجیب قرآن سنا ہم نے ، یہ قرآن صحیح راہ بتاتا ہے،ہم فوراً مسلمان ہو گئے ،اب ہم شرک کبھی نہیں کریں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو قرآن کے مطابق بات کرے گا وہ سچ کہے گا، جو قرآن کے مطابق فیصلہ کرے گا وہ انصاف کرے گا ،اور جو لوگوں کو قرآن کی طرف دعوت دے گا وہ لوگوں کو صراط مستقیم کی طرف گائڈ کرے گا ، رہنمائی کرے گا۔تو یہ قرآن ،قرآن ہے، قرآن اللہ پاک کا کلام ہے،اور اللہ پاک نے ہم کو حکم دیا ہے کہ اس میں تفکر کریں ،تدبر کریں ،دھیان دیں ،غور کریں۔

قرآن کریم کے حقوق:

ہم پر قرآن پاک کے حقوق ہیں:

(ا) ہم قرآن سے محبت کریں، اس کا ادب کریں، قرآن کو زمین پر نہ رکھیں، ادھر ادھر نہ رکھیں، اس کی طرف پاؤں نہ کریں۔

محبت تجھ کو آداب محبت خود سکھا دے گی

ادب پہلا قرینہ ہے......:

تحفۂ حفاظ میں لکھا ہے: مدینہ شریف میں ہمارے اکابر میں حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی صاحبؒ مدفون ہیں۔ کچھ مدت بعد ان کی قبر کسی دوسرے کو دفن کرنے کے لیے کھولی گئی، تو ان کی لاش جوں کی توں سلامت تھی، انہوں نے اس کو بند کر دیا۔ دوسری مرتبہ کھولی گئی تب بھی سلامت تھی، تو واپس بند کر دی، تیسری بار بھی ایسا ہوا، تو انہوں نے لوک لگا دیا کہ اب اس قبر کو نہیں کھولنا ہے۔ ان کے نواسے بیان کرتے ہیں کہ اس کی وجہ بہ ظاہر یہ ہے کہ حضرت حافظ قرآن کا بہت ادب کرتے تھے، بیٹھے ہوتے اور سامنے کوئی حافظ قرآن ہو تو اس کی طرف کبھی پاؤں نہیں پھیلاتے تھے، کہ اس کے سینے میں قرآن ہے، اس کی طرف میں کیسے پاؤں پھیلاؤں؟ تو آداب میں حافظ کا ادب ہے تو قرآن کے نسخے اور مصحف کا کتنا ادب کرنا پڑے گا؟

حضرت پیر ذوالفقار صاحب دامت برکاتہم کے بیانات میں ایک جگہ قصہ سنا کہ ایک شخص امریکہ ایک ٹاپ لیول کی یونیورسٹی میں پڑھنے، اسٹڈی کرنے کے لیے گیا۔ وہاں جا کر ایک یہودی لڑکی سے اس کی دوستی ہو گئی، بات آگے بڑھتے بڑھتے وہ عشق (Love)

میں پڑ گئے۔ آخر میں اس لڑکی کو پر پوز کیا تو اس نے کہا کہ تم یہودی بن جاؤ تو شادی کر سکتے ہو۔ وہ راضی ہو گیا اور اس نے مذہب بدل دیا اور شادی کر لی۔ وہ دونوں ساتھ میں رہنے لگے۔ اب لوگ اس کے گھر ملنے جائیں تو منع کر دے، تبلیغ جماعت والے گشت کرنے کے لیے جائیں تو غصہ کرے کہ اب سے یہاں نہ آیا کرو، میں مسلمان نہیں ہوں، میرے گھر مت آنا۔ انہوں نے جانا بند کر دیا، دعا کرتے رہے کہ اللہ بیچارے کو ہدایت دے۔

ایمان کی حفاظت، قرآن کا ادب:

کچھ مدت بعد ایسا ہوا کہ وہ جوان فجر کی نماز کے لیے مسجد میں امام صاحب کے پیچھے سب سے پہلے آ کر بیٹھ گیا، امام صاحب بھی چونک گئے۔ جب نماز کے بعد اس سے پوچھا کہ بھائی! خیر خیریت تو ہے؟ ٹھیک ہو؟ کیا حال ہے تمہارا؟ کیا ہوا؟ اس نے کہا کہ کیا بتائیں؟ اس کے ساتھ ہم رہتے تھے؛ لیکن گذشتہ کل میں کام سے آیا، میں نے الماری کے ایک کونے میں قرآن شریف کی ایک کاپی، مصحف رکھ رکھا تھا وہ وہاں موجود نہیں تھا، میں نے اس سے پوچھا کہ یہاں ایک بُک پڑی تھی وہ کہاں گئی؟ تو اس نے کہا کہ وہ تو بہت دن سے یہاں پڑی تھی، اس کو دھول لگ رہی تھی تو اس کو کچرا پیٹی میں پھینک دیا، اس نے کہا: ہیں!!!! تو نے اس کو ڈسٹبن میں پھینک دیا؟ وہ تو قرآن شریف تھا!!! وہ بھاگا، توبہ۔۔ توبہ۔۔ توبہ۔۔ استغفر اللہ!!! قرآن شریف کو ڈسٹبن میں پھینک دیا؟ تو وہ مجھے دیکھتی رہی، اس کے بعد اس نے کہا: اوہو!!! اس کا مطلب تو نے اپنا مذہب ابھی برابر چھوڑا نہیں ہے؟ تیرے اندر ابھی تیرے مذہب کی بھی خو بو ہے، اب تو اختیار کر تیرے قرآن اور تیرے مذہب کو یا مجھ کو۔ تو میں نے کہا: تیرے اندر کیا رکھا ہے؟ جا! طلاق! اس کو چھوڑا اور

آ گیا۔ فجر میں مسجد میں آ کر امام صاحب کے پیچھے بیٹھ گیا۔ اللہ پاک نے اس کا ایمان کس سے بچایا؟ قرآن پاک کے ادب سے۔ اس نے قرآن کا ادب کیا ایمان بچ گیا۔

(۲) قرآن کی تلاوت: ہر مسلمان کو قرآن پڑھنا چاہیے، اللہ ہمیں پڑھنے کی توفیق دے۔

(۳) حفظ: حفظ فرض کفایہ ہے۔ ہر علاقے میں حفاظ ہونے چاہیے۔ ماشاء اللہ! آج بھی چار بچے حفظ مکمل کرنے والے ہیں۔ اللہ ہمارے ان بچوں کے حفظ میں برکت نصیب فرمائے۔

(۴) فہم: قرآن کو سمجھنا۔ قرآن کو سمجھنا بھی ضروری ہے، قرآن پڑھو، اس کے معنیٰ کو سمجھو، عربی سیکھو۔ ماشاء اللہ! آپ کے یہاں مسجد میں بھی مدرسہ ہے، ۱۰۰/ سے زیادہ بچے ہیں، مشکوٰۃ تک تعلیم ہورہی ہے، یہ عربی سیکھنے کے لیے ہے۔ قرآن سمجھنے کے لیے ہے۔

(۵) نشر و اشاعت: جو سمجھیں اس کو پھیلاؤ، اس کی نشر و اشاعت کرو، لوگوں کو سکھاؤ، قرآن جتنا پھیلے گا جہالت دور ہوگی، علم آئے گا، ہدایت پھیلے گی۔

یہ حضرت کی برکت سے قرآن کے متعلق چند باتیں ذہن میں آئیں، ورنہ میں تو بالکل خالی الذہن تھا، نماز سے پہلے پھانپھے مار رہا تھا، پوچھ رہا تھا کیا بیان کروں؟ کوئی کیا کہہ رہا ہے، کوئی کیا مشورہ دے رہا ہے؛ لیکن اللہ پاک نے حضرت کی برکت سے یہ بات دل میں ڈالی۔ اللہ پاک حضرت کی زندگی میں خوب برکت نصیب فرمائے، صحت و عافیت اور تندرستی سے حضرت کو مالا مال فرمائے، حضرت کے اس درس کو دیر اور دور تک عافیت کے ساتھ جاری وساری رکھے۔ ہم سب کو حضرت سے استفادے کی توفیق عطا فرمائے۔

وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد